اردو

ا	अलिफ़	alif
ب	बे	be
پ	पे	pe
ت	ते	te
ٹ	टे	ṭe
ث	से	se
ج	जीम	jīm
چ	चे	ce
ح	हे	he
خ	ख़े	khe
د	दाल	dāl
ڈ	डाल	ḍāl
ذ	ज़ाल	zal
ر	रे	re
ڑ	ड़े	ṛe
ز	ज़े	ze
ژ	झ़े	zhe
س (ســ)	सीन	sīn
ش (شـ)	शीन	shīn
ص	साद	sād
ض	ज़ाद	zād
ط	तोए	toe
ظ	ज़ोए	zoe
ع	ऐन	ain
غ	ग़ैन	ghain
ف	फ़े	fe
ق	क़ाफ़	qāf
ک	काफ़	kāf
گ	गाफ़	gāf
ل	लाम	lām
م	मीम	mīm
ن	नून	nūn
و	वाओ	vāo
ہ	गोल हे	gol he
ی	छोटी ये	choṭī ye
ے	बड़ी ये	baṛī ye

آ	अलिफ़ मदद	alif madd
اَ (← zabar)	अ	a
اِ (← zer)	इ	i
اُ (← pesh)	उ	u
او	ऊ, ओ, औ	ū, o, au
ای	ई	ī
اے	ए, ऐ	e, ai

The chart below gives the different positional variants of some of the significantly different letters.

Environment

ک-چ	پ-ل	-ے	-ی	-و	-ر	-د	-ج	-ب	-ا	Letter
کپچ	پپل	سپے	پی	پو	پر	پد	پج	پب	پا	پ
کجچ	پجل	سجے	جی	جو	جر	جد	جج	جب	جا	ج
کدچ	پدل	دے	دی	دو	در	دد	دج	دب	دا	د
کرچ	پرل	رے	ری	رو	رر	رد	رج	رب	را	ر
کسچ	پسل	سے	سی	سو	سر	سد	سج	سب	سا	س
کصچ	پصل	صے	صی	صو	صر	صد	صج	صب	صا	ص
کعچ	پعل	عے	عی	عو	عر	عد	عج	عب	عا	ع
کفچ	پفل	سفے	فی	فو	فر	فد	فج	فب	فا	ف
ککچ	پکل	کے	کی	کو	کر	کد	کج	کب	کا	ک
کلچ	پلل	لے	لی	لو	لر	لد	لج	لب	لا	ل
کمچ	پمل	مے	می	مو	مر	مد	مج	مب	ما	م
کہچ	پہل	سہے	ہی	ہو	ہر	ہد	ہج	ہب	ہا	ہ

VOWELS

initial	अ	आ	इ	ई	उ	ऊ	ऋ	ए	ऐ	ओ	औ
	a	ā	i	ī	u	ū	ṛ	e	ai	o	au
mātrā	क	का	कि	की	कु	कू	कृ	के	कै	को	कौ
	ka	kā	ki	kī	ku	kū	kṛ	ke	kai	ko	kau

CONSONANTS

	unvoiced: unaspirated	unvoiced: aspirated	voiced: unaspirated	voiced: aspirated	nasals
velar	क ka	ख kha	ग ga	घ gha	(ङ ṅ)
palatal	च ca	छ cha	ज ja	झ jha	(ञ ñ)
retroflex	ट ṭa	ठ ṭha	ड ḍa	ढ ḍha	ण ṇa
dental	त ta	थ tha	द da	ध dha	न na
labial	प pa	फ pha	ब ba	भ bha	म ma
semivowels	य ya	र ra	ल la	व va, wa	
sibilants	श śa	ष ṣa	स sa		
glottal	ह ha				

SPECIAL LETTERS

- CONJUNCTS

क्ष = क + ष

ज्ञ = jnya in Skt, gya in Hindi

श्र = श + र

द्य = द + य

क्त = क + त

त्त = त + त

त्र = त + र

- SPECIAL FORMS OF र

क्र = क + र

ट्र = ट + र

र्क = र + क

र्का = र + का   र्की = र + की

रु replaces रु

रू replaces रू

- SPECIAL HINDI LETTERS

ड़ = ṛ

ढ़ = ṛh

झ replaces झ (optional)

अ replaces अ (optional)

- URDU-BASED LETTERS

ग़ = gh = غ

ज़ = z = ز ذ ض ظ

फ़ = f = ف

ख़ = kh = خ

क़ = q = ق

VALI

---

(1) کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گُل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

(2) وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتشِ غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

(3) عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گُلرو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

(4) مرے دل کو کیا بیخود تری انکھیاں نے آخر کوں
کہ جیوں بیہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

(5) ہُوا تجھ عشق سے اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سوں گلاب آہستہ آہستہ

(6) اَدا و ناز سے آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سوں
کہ جیوں مشرق سوں نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

(7) ولؔی مجھ دل میں آتا ہے خیالِ یار بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

Barker, vol. 1, p. 92

VALI

(١٨٩)

1 دل ہوا ہے مرا خراب سخن دیکھ کر حسن بے حجاب سخن
2 بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے جس کوں ہے نشۂ شراب سخن
3 راہ مضمون تازہ بند نہیں تا قیامت کھلا ہے باب سخن
4 جلوہ پیرا ہو شاہد معنی جب زباں سوں اٹھے نقاب سخن
5 گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن
6 ہرزہ گویاں کی بات کیوں کے سنے جو سنا نغمۂ رباب سخن
7 ہے تری بات اے نزاکت فہم لوح دیباچۂ کتاب سخن
8 ہے سخن جگ منیں عدیم المثل جز سخن نئیں دوجا جواب سخن
9 لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں نور معنی ہے آفتاب سخن
10 شعر فہموں کی دیکھ کر گرمی دل ہوا ہے مرا کباب سخن
11 عرفی و انوری و خاقانی مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن
12 اے ولی درد سر کبھو نہ رہے جب ملے صندل و گلاب سخن

Kulliyāt-e Valī, ed. Nūr ul-Hasan Hāshmī
Lahore: Al-Vaqār Publications, 1996, p. 177

DARD

تہمتیں

1	تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے	جس لئے آئے تھے سو ہم کر چلے
2	زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے	ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
3	کیا ہمیں کام ان گلوں سے اے صبا	ایک دم آئے اِدھر اودھر چلے
4	دوستوں دیکھا تماشا یاں کا بس	تم رہو اب ہم تو اپنے گھر چلے
5	آہ بس جی مت جلا تب جانئے	جب کوئی افسوں ترا اسپر چلے
6	ایک میں دل ریش ہوں ویسا ہی دوست	زخم کتنوں کے سُنا ہے بھر چلے
7	شمع کے مانند ہم اس بزم میں	چشم تر آئے تھے دامن تر چلے
8	ڈھونڈھتے ہیں آپ سے اس کو پرے	شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے
9	ہم نہ جانے پائے باہر آپ سے	وہ ہی آڑے آگیا جیدھر چلے
10	ہم جہاں میں آتے تھے تنہا ولے	ساتھ اپنے اب اُسے لیکر چلے
11	جوں شرر اے ہستی بے بود یاں	بارے ہم بھی اپنی باری بھر چلے
12	ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ	جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

13 درد کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے

Dīvān-e Khvājah Mīr Dard
ed. by ʿAbd ul-Bārī Āsī
Karachi: Urdu Academy Sindh, 1951
p. 87

MĪR

۴۲۸

1 ہستی اپنی حباب کی سی ہے — یہ نمائش سراب کی سی ہے

2 نازکی اس کے لب کی کیا کہیے — پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

3 چشمِ دل کھول اس بھی عالم پر — یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

4 بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں — حالت اب اضطراب کی سی ہے

5 نقطۂ خال سے ترا ابرو — بیت اک انتخاب کی سی ہے

6 میں جو بولا کہا کہ یہ آواز — اسی خانہ خراب کی سی ہے

7 آتشِ غم میں دل بھنا شاید — دیر سے بو کباب کی سی ہے

8 دیکھیے ابر کی طرح اب کے — میری چشمِ پر آب کی سی ہے

9 میر ان نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

Kulliyāt-e mīr jild-e avval
ed. Ẓill-e ʿAbbās ʿAbbāsī
New Delhi: Taraqqi Urdu Bureau, 1983
p. 277

MIR

1 ملنے لگے ہو دیر دیر دیکھیے کیا ہے کیا نہیں — تم تو کرو ہو صاحبی بندے میں کچھ رہا نہیں

2 بوئے گل اور رنگ گل دونوں ہیں دلکش اے نسیم — لیک بقدر یک نگاہ دیکھیے تو وفا نہیں

3 شکوہ کروں ہوں بخت کا اتنے غضب نہ ہو بتاں — مجھ کو خدانخواستہ تم سے تو کچھ گلا نہیں

4 نالے کیا نہ کر سنا نوحے مرے پہ عندلیب — بات میں بات عیب ہے میں نے تجھے کہا نہیں

5 چشم سفید و اشک سرخ آہ دل حزیں ہے یاں — شیشہ نہیں ہے مے نہیں ابر نہیں ہوا نہیں

6 ایک فقط ہے سادگی تس پہ بلائے جاں ہے تو — عشوہ کرشمہ کچھ نہیں آن نہیں ادا نہیں

7 آب و ہوائے ملک عشق تجربہ کی ہے میں بہت — کر کے دوائے درد دل کوئی بھی پھر جیا نہیں

8 ہووے زمانہ کچھ سے کچھ چھوٹے ہے دل لگا مرا — شوخ کسی ہی آن میں تجھ سے تو میں جدا نہیں

9 ناز بتاں اٹھا چکا دیر کو میرؔ ترک کر
کعبے میں جا کے رہ میاں تیرے مگر خدا نہیں

ʿAbbāsī pp 222-223

MTR

۱ اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا — دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

۲ عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں مُوند — یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا

۳ حرف نہیں جان بخشی میں اس کی خوبی اپنی قسمت کی — ہم سے جو پہلے کہہ بھیجا سو مرنے کا پیغام کیا

۴ ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی — چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

۵ سارے رند اوباش جہاں کے تجھ سے سجود میں رہتے ہیں — بانکے ٹیڑھے ترچھے تیکھے سب کا تجھ کو امام کیا

۶ سرزد ہم سے بے ادبی تو وحشت میں بھی کم ہی ہوئی — کوسوں اُس کی اُور گئے پر سجدہ ہر ہر گام کیا

۷ کس کا کعبہ کیسا قبلہ کون حرم ہے کیا احرام — کوچے کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا

۸ شیخ جو ہے مسجد میں ننگا رات کو تھا میخانے میں — جُبّہ خرقہ کُرتا ٹوپی مستی میں انعام کیا

۹ کاش اب برقع مُنھ سے اٹھا دے ورنہ پھر کیا حاصل ہے — آنکھ مُندے پر اُن نے گو دیدار کو اپنے عام کیا

۱۰ یاں کے سپید و سیاہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے — رات کو رو رو صبح کیا یا دن کو جوں توں شام کیا

۱۱ صبح چمن میں اس کو کہیں تکلیفِ ہوا لے آئی تھی — رُخ سے گل کو مول لیا قامت سے سرو غلام کیا

۱۲ ساعدِ سیمیں دونوں اُس کے ہاتھ میں لا کر چھوڑ دیے — بھولے اُس کے قول و قسم پر ہائے خیالِ خام کیا

۱۳ کام ہوئے ہیں سارے ضائع ہر ساعت کی سماجت سے — استغنا کی چوگنی اُن نے جوں جوں میں ابرام کیا

۱۴ ایسے آہوئے رم خوردہ کی وحشت کھونی مشکل تھی — سحر کیا اعجاز کیا جن لوگوں نے تجھ کو رام کیا

۱۵ میرؔ کے دین و مذہب کو اب پوچھتے کیا ہو اُن نے تو — قشقہ کھینچا، دیر میں بیٹھا، کب کا ترک اسلام کیا

Russell & Islam 1968, p. 271

JUR'AT

1 کیوں دلا ہم ہوئے پابندِ غمِ یار کہ تو — اب اذیت میں بھلا ہم ہیں گرفتار کہ تو

2 ہم تو کہتے تھے نہ عاشق ہو اب اتنا تو بتا — جا کے ہم روتے ہیں پہروں پسِ دیوار کہ تو

3 ہاتھ کیوں عشقِ بتاں سے نہ اٹھایا تو نے — کف افسوس ہم اب ملتے ہیں ہر بار کہ تو

4 وہ ہی محفل ہے وہی لوگ وہی چرچا ہے — اب بھلا بیٹھے ہیں ہم شکلِ گنہگار کہ تو

5 ہم تو کہتے تھے کہ لب سے نہ لگا ساغرِ عشق — مے اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو

6 بے جگہ جی کا پھنسانا تھا تجھے کیا درکار — طعن و تشنیع کے اب ہم ہیں سزاوار کہ تو

7 وحشتِ عشق بری ہوتی ہے دیکھا ناداں — ہم چلے دشت کو اب چھوڑ کے گھر بار کہ تو

8 آتشِ عشق کو سینے میں عبث بھڑکایا — اب بھلا کھینچوں ہوں میں آہِ شرربار کہ تو

9 ہم تو کہتے تھے نہ ہمراہ کسی کے لگ چل — اب بھلا ہم ہوئے رسوا سرِ بازار کہ تو

10 غور کیجے تو یہ مشکل ہے زمیں اے جرأت
دیکھیں ہم اس میں کہیں اور بھی اشعار کہ تو

Kulliyāt-e Jur'at
ed. by Nūr ul-Hasan Naqvī
Aligarh: Muslim University, 1971
p. 400

ĀTASH

(1) یہ آرزو تھی تجھے گُل کے رُوبرُو کرتے ہم اور بُلبلِ بےتاب گفتگو کرتے

(2) پیام بر نہ میسّر ہوا تو خوب ہوا زبانِ غیر سے کیا شرحِ آرزو کرتے

(3) مری طرح سے مہ و مہر بھی ہیں آوارہ کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے

(4) ہمیشہ رنگ زمانہ بدلتا رہتا ہے سفید رنگ ہیں آخر سیاہ مُو کرتے

(5) لُٹاتے دولتِ دُنیا کو مے کدے میں ہم طلائی ساغرِ مے نقرئی سبُو کرتے

(6) ہمیشہ میں نے گریباں کو چاک چاک کیا تمام عُمر رفوگر رہے رفو کرتے

(7) جو دیکھتے تری زنجیرِ زلف کا عالم اسیر ہونے کی آزاد آرزو کرتے

(8) بیاضِ گردنِ جاناں کو صبح کہتے جو ہم ستارۂ سحری تکمۂ گلو کرتے

(9) یہ کعبہ سے نہیں بے وجہ نسبتِ رُخِ یار یہ بے سبب نہیں مُردے کو قبلہ رُو کرتے

(10) سکھاتے نالۂ شب گیر کو درانداز‌ی غمِ فراق کا اس چرخ کو عدو کرتے

(11) وہ جانِ جاں نہیں آتا تو موت ہی آتی دل و جگر کو کہاں تک بھلا لہو کرتے

(12) نہ پوچھ عالمِ برگشتہ طالعی آتش
برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

Kulliyāt-e Ātash
intro. by Zahīr Ahmad Siddīqī
Allahabad: Rām Nārāyan Lāl Benī Mādho
1972
pp. 304-305

MOMIN

۵۴

① اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا	رنج راحت فزا نہیں ہوتا
② بیوفا کہنے کی شکایت ہے	تو بھی وعدہ وفا نہیں ہوتا
③ ذکر اغیار سے ہوا معلوم	حرف ناصح بُرا نہیں ہوتا
④ کس کو ہے ذوق تلخکامی لیک	جنگ بن کچھ مزا نہیں ہوتا
⑤ تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے	ورنہ دُنیا میں کیا نہیں ہوتا
⑥ اُس نے کیا جانے کیا کیا لیکر	دل کسی کام کا نہیں ہوتا
⑦ امتحاں کیجیے مرا جب تک	شوق زورآزما نہیں ہوتا
⑧ ایک دشمن کہ چرخ ہے نہ رہے	تجھ سے یہ اے دعا نہیں ہوتا
⑨ آہ طول امل ہے روز افزوں	گرچہ اِک مدعا نہیں ہوتا
⑩ نارسائی سے دم رُکے تو رُکے	میں کسی سے خفا نہیں ہوتا
⑪ تم مرے پاس ہوتے ہو گویا	جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
⑫ حال دل یار کو لکھوں کیونکر	ہاتھ دل سے جُدا نہیں ہوتا
⑬ رحم کر خصم جانِ غیر نہ ہو	سب کا دل ایک سا نہیں ہوتا
⑭ دامن اُس کا جو ہے دراز تو ہو	دست عاشق رسا نہیں ہوتا
⑮ چارۂ دل سوائے صبر نہیں	سو تمھارے سوا نہیں ہوتا

⑯ کیوں سُنے عرض مضطر اے مومن
صنم آخر خُدا نہیں ہوتا

Dīvān-e Momin
Ziyā 1970
pp. 59-61

MOMIN

۱۵۲

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (1)

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (2)

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (3)

کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں ہی سے گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (4)

ہوئے اتفاق سے گر بہم تو وفا جتانے کو دم بدم
گلۂ ملامتِ اقربا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (5)

کوئی بات ایسی اگر ہوئی کہ تمھارے جی کو بری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (6)

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (7)

سنو ذکر ہے کئی سال کا کہ کیا اِک آپ نے وعدہ تھا
سو نباہنے کا تو ذکر کیا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (8)

کہا میں نے بات وہ کوٹھے کی مرے دل سے صاف اتر گئی
تو کہا کہ جانے مری بلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (9)

وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (10)

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے با وفا
میں وہی ہوں مومنِ مبتلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (11)

Dīvān-e Momin
Ziyā, 1970
p. 172

ZAUQ

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے ①
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے ②
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

کم ہوں گے اس بساط پہ ہم جیسے بد قمار ③
جو چال ہم چلے سو نہایت بری چلے

ہو عمر خضر بھی تو کہیں گے بوقتِ مرگ ④
ہم کیا رہے یہاں۔ ابھی آئے ابھی چلے

لیلیٰ کا ناقہ دشت میں دکھلاتا ذوق و شوق ⑤
سُنکر فغانِ قیس بجائے حدی چلے

نازاں نہ ہو خرد پہ جو ہونا ہو وہی ہو ⑥
دانش تری نہ کچھ مری دانشوری چلے

دُنیا نے کس کا راہِ فنا میں دیا ہے ساتھ ⑦
تم بھی چلے چلو یونہیں جب تک چلی چلے

جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوقؔ ⑧
اپنی بلا سے بادِ صبا اب کبھی چلے

Dīvān-e Żauq
ed. Muḥammad Ḥusain Āzād
Delhi: ʿIlmi Printing Works, 1933
pp. 219-220

ZAFAR

(۱) — نہیں عشق میں اس کا تو رنج ہمیں کہ قرار و شکیب ذرا نہ رہا
غمِ عشق تو اپنا رفیق رہا، کوئی اور بلا سے رہا نہ رہا

(۲) — دیا اپنی خودی کو جو ہم نے اٹھا وہ جو پردہ سا بیچ میں تھا نہ رہا
رہا پردے میں اب نہ وہ پردہ نشیں کوئی دوسرا اس کے سوا نہ رہا

(۳) — نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

(۴) — ترے رُخ کے خیال میں کون سے دن اُٹھے مجھ پہ نہ فتنۂ روزِ جزا
تری زلف کے دھیان میں کون سی شب مرے سر پہ ہجومِ بلا نہ رہا

(۵) — ہمیں ساغرِ بادہ کے دینے میں اب کرے دیر جو ساقی تو ہائے غضب
کہ یہ عہدِ نشاط یہ دورِ طرب نہ رہے گا جہاں میں سدا نہ رہا

(۶) — لگے یوں تو ہزاروں ہی تیرِ ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ ہم
ولے ناز و کرشمہ کی تیغِ دو دم لگی ایسی کہ تسمہ لگا نہ رہا

(۷) — کئی روز میں آج وہ مہر لقا ہوا میرے جو سامنے جلوہ نما
مجھے صبر و قرار ذرا نہ رہا اسے پاسِ حجاب و حیا نہ رہا

(۸) — ترے خنجر و تیغ کی آبِ رواں ہوئی جب کہ سبیلِ ستم زدگاں
گئے کتنے ہی قافلے خشک زباں کوئی تشنۂ آبِ بقا نہ رہا

(۹) — مجھے صاف بتائے نگار اگر تو یہ پوچھوں میں رو رو کے خونِ جگر
ملے پانوں سے کس کے ہیں دیدۂ تر کفِ پا پہ جو رنگِ حنا نہ رہا

(۱۰) — ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

Ujṛe diyār meñ: kalām-e bahādur shāh ẓafar
ed. Imtiyaz ʿAlī
Delhi: Educational Publishing House, 2002; p. 27

(1) بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے — ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

(2) اک کھیل ہے اورنگِ سلیماں مرے نزدیک — اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے

(3) جز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور — جز وہم نہیں ہستیِ اشیا مرے آگے

(4) ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے ہوتے — گھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے

(5) مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے — تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

(6) سچ کہتے ہو خودبین و خودآرا ہوں نہ کیوں ہوں — بیٹھا ہے بتِ آئنہ سیما مرے آگے

(7) پھر دیکھیے اندازِ گل افشانیِ گفتار — رکھ دے کوئی پیمانۂ صہبا مرے آگے

(8) نفرت کا گماں گزرے ہے میں رشک سے گزرا — کیونکر کہوں لو نام نہ ان کا مرے آگے

(9) ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر — کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

(10) عاشق ہوں پہ معشوق فریبی ہے مرا کام — مجنوں کو برا کہتی ہے لیلیٰ مرے آگے

(11) خوش ہوتے ہیں پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے — آئی شبِ ہجراں کی تمنا مرے آگے

(12) ہے موجزن اک قلزمِ خوں کاش یہی ہو — آتا ہے ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے

(13) گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے — رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

(14)
ہم پیشہ و ہم مشرب و ہمراز ہے میرا
غالب کو برا کیوں کہو اچھا مرے آگے

Divān-e ghālib
ed. Hamid ʿAlī Khān
Lahore 1969, p. 170

GHĀLIB

سب کہاں، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں — خاک میں، کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں (1)

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں — لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں (2)

تھیں بنات النعشِ[1] گردوں دن کو پردے میں نہاں — شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں (3)

قید میں یعقوب نے لی، گو، نہ یوسف کی خبر — لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں (4)

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے — ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں (5)

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق — میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں (6)

ان پری زادوں سے لیں گے خلد میں ہم انتقام — قدرتِ حق سے یہی حوریں اگر واں ہو گئیں (7)

نیند اس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں — تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشاں ہو گئیں[2] (8)

میں چمن میں کیا گیا، گویا دبستاں کھل گیا — بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں (9)

وہ نگاہیں کیوں ہوئی جاتی ہیں یا رب دل کے پار — جو مری کوتاہیِ قسمت سے مژگاں ہو گئیں (10)

بسکہ روکا میں نے اور سینے میں ابھریں پے بہ پے — میری آہیں بخیۂ چاکِ گریباں ہو گئیں (11)

واں گیا بھی میں تو ان کی گالیوں کا کیا جواب — یاد تھیں جتنی دعائیں صرفِ درباں ہو گئیں (12)

جاں فزا ہے بادہ، جس کے ہاتھ میں جام آ گیا — سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگِ جاں ہو گئیں (13)

ہم موحد ہیں، ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم — ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں (14)

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج — مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں (15)

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہلِ جہاں (16)
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

[1] جنازے کے آگے آگے چلنے والی ماتم دار لڑکیاں؛ یہاں یہ لفظ غالباً "ابن" کی جمع کے طور پر استعمال نہیں ہوا۔ غالب نے صیغۂ تانیث استعمال کیا ہے۔

[2] "یادگارِ غالب"، طبع دوم، صفحہ ۱۳۶۔ مولانا حالی نے یہ مصرع یوں لکھا ہے: جس کے بازو پر تری زلفیں پریشاں ہو گئیں

Dīvān-e Ghālib
Hāmid ʻAlī Khān, ed.
Lahore 1969
p. 90

GHALIB

1 ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا

2 بیاں کیا کیجیے بیدادِ کاوش ہائے مژگاں کا
کہ ہر اک قطرۂ خوں دانہ ہے تسبیحِ مرجاں کا

3 نہ آئی سطوتِ قاتل بھی مانع میرے نالوں کو
لیا دانتوں میں جو تنکا، ہُوا ریشہ نیستاں کا

4 دکھاؤں گا تماشا، دی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغِ دل اک تخم ہے سروِ چراغاں کا

5 کیا آئینہ خانے کا وہ نقشہ تیرے جلوے نے
کرے جو پرتوِ خورشید، عالم شبنمستاں کا

6 مری تعمیر میں مُضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیُولی برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

7 اُگا ہے گھر میں ہر سُو سبزہ، ویرانی تماشا کر!
مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے درباں کا

8 خموشی میں نہاں خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں
چراغِ مُردہ ہُوں مَیں بے زباں، گورِ غریباں کا

9 ہنُوز اک پرتوِ نقشِ خیالِ یار باقی ہے
دِلِ افسُردہ گویا حُجرہ ہے یُوسف کے زِنداں کا

10 بغل میں غیر کی آج آپ سوتے ہیں کہیں ورنہ
سبب کیا خواب میں آ کر تبسُّم ہائے پنہاں کا؟

11 نہیں معلُوم کس کس کا لہُو پانی ہُوا ہو گا
قیامت ہے سرشک آلُودہ ہونا تیری مژگاں کا

12 نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا، غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

Dīvān-e ghālib
Hamid ʿAlī Khān, ed.
Lahore 1969, p.9

IQBĀL

۳

1 گیسوے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر!

2 عشق بھی ہو حجاب میں، حسن بھی ہو حجاب میں!
یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر!

3 تو ہے محیطِ بیکراں، میں ہوں ذرا سی آبجو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بیکنار کر!

4 میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہوں خزف تو تو مجھے گوہرِ شاہوار کر!

5 نغمۂ نوبہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو
اس دمِ نیم سوز کو طائرکِ بہار کر!

6 باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں؟
کارِ جہاں دراز ہے، اب مرا انتظار کر!

7 روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو، مجھ کو بھی شرمسار کر!

from Bāl-e Jabrīl
Lahore: Shaikh Ghulam 'Ali and Sons, 1982; p. 299

IQBĀL

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

طرب آشنائے خروش ہو تو نوا ہے محرمِ گوش ہو
وہ سرود کیا کہ چھپا ہوا ہو سکوتِ پردۂ ساز میں

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں

دمِ طوف کرمکِ شمع نے یہ کہا کہ وہ اثرِ کہن
نہ تری حکایتِ سوز میں نہ مری حدیثِ گداز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

from Bāng-e darā